سورة الاعراف

آیات ٣٣ - ٣٩

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ
تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ
اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٤﴾ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا
یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ
یَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اُولٰٓىٕكَ یَنَالُهُمْ
نَصِیْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْۤا اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ ادْخُلُوْا
فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ فِی النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ
اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا
فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَ قَالَتْ
اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٣٩﴾ ع

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ؕ قُلۡ هِىَ لِلَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا خَالِصَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۲﴾

اے محمدؐ، ان سے کہو کس نے اللہ کی اُس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ نے اپنے بندوں
کے لیے نکالا تھا اور کس نے خدا کی بخشی ہوئی پاک چیزیں ممنوع کر دیں؟ کہو، یہ
ساری چیزیں دنیا کی زندگی میں بھی ایمان لانے والوں کے لیے ہیں، اور قیامت کے
روز تو خالصتاً انہی کے لیے ہوں گی اِس طرح ہم اپنی باتیں صاف بیان کرتے
ہیں اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھنے والے ہیں

Say (O Muhammad): 'Who has forbidden the adornment which Allah has brought forth for His creatures or the good things from among the means of sustenance? Say: 'These are for the enjoyment of the believers in this world, and shall be exclusively theirs on the Day of Resurrection. Thus do We clearly expound Our revelations for those who have knowledge.

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ‌ؕ قُلۡ هِىَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا

حَرَّمَ يُحَرِّمُ ، تحریمًا ۔ حرام کرنا (II)

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ ۔ آپ کہیئے کس نے حرام کیا

زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡۤ ۔ اللہ کی اس زینت کو جو

اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ ۔ اس نے نکالی اپنے بندوں کے لیے

وَالطَّيِّبٰتِ ۔ اور پاکیزہ چیزوں کو

مِنَ الرِّزۡقِ ۔ رزق میں سے

قُلۡ هِىَ ۔ آپ کہہ دیجیے یہ (چیزیں)

لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۔ ان لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان لائے

فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۔ دنیوی زندگی میں

خَالِصَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۲﴾

خَالِصَةً - خالص ہوتے ہوئے

يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ - قیامت کے دن (بھی)

كَذٰلِكَ - اسی طرح (ان کے لئے ہوں گی)

نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ - ہم کھول کھول کر بتاتے ہیں آیات کو

لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ - ایسے لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں

فَصَّلَ يُفَصِّلُ ، تَفْصِيْلاً (۱۱)
کھول کر بیان کرنا

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

ایک استفہام انکاری (An Accusative Question)

- یہ سوال تردید اور انکار کی نوعیت کا ہے۔ اور اس پورے نظریے کو زمین بوس کر دیتا ہے جو مشرکینِ مکہ و عرب نے عبادت کے تصور اور عبادت کی ادائیگی کے حوالے سے گھڑ رکھا تھا (کہ لباس/زینت کے ساتھ خدا کی عبادت نہیں کی جانی چاہیئے اور اسی وجہ سے وہ یہ کام برہنہ ہو کر سرانجام دیتے)
- یہ سوال رہبانیت، بھکشوؤں، ملنگوں اور تارک الدنیا فقیروں کے اس نظریے کو بھی بھرپور طور پر رد کرتا ہے جس کے مطابق وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کو اپنے اوپر حرام سمجھتے ہیں
- اللہ نے تو دنیا کی ساری زینتیں اور پاکیزہ چیزیں بندوں ہی کے لیے پیدا کی ہیں، اس لیے اللہ کا منشاء تو بہرحال یہ نہیں ہو سکتا کہ انھیں بندوں کے لیے حرم کر دے۔ اب اگر کوئی مذہب یا کوئی نظامِ اخلاق و معاشرت ایسا ہے جو انہیں حرام، یا قابلِ نفرت، یا ارتقائے روحانی میں سدِّ راہ قرار دیتا ہے تو اس کا یہ فعل خود ہی اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہے
- یہ اللہ کی طرف سے اس کی دی ہوئی پاکیزہ روزی، رزق، زیبائش اور زینت کو حرام قرار دینے والوں کی اللہ کی طرف سے سرزنش اور مذمت ہے
- دنیا میں تو یہ سب نعمتیں اللہ نے ہر کے استفادے کے لیے رکھی ہیں لیکن آخرت میں یہ صرف ایمان والوں کیلیئے

قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ مَا بَطَنَ وَ الۡاِثۡمَ وَ الۡبَغۡیَ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَ اَنۡ تُشۡرِکُوۡا بِاللّٰہِ مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ بِہٖ سُلۡطٰنًا

قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ - آپ کہہ دیجئے صرف حرام کیا ہے میرے رب نے

الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ - بے حیائیوں کو جو ظاہر ہیں

مِنۡہَا وَ مَا بَطَنَ - اس سے اور جو پوشیدہ ہیں

وَ الۡاِثۡمَ وَ الۡبَغۡیَ - اور گناہ کو اور زیادتی کرنے کو

بِغَیۡرِ الۡحَقِّ - حق کے بغیر

وَ اَنۡ تُشۡرِکُوۡا - اور یہ کہ تم شریک کرو

بِاللّٰہِ - اللہ کے ساتھ

مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ - اس کو، نہیں اتاری اس نے

بِہٖ سُلۡطٰنًا - جس کی کوئی سند

فواحِش- برے اور قبیح (گھناؤنے) کام

ظَھر اور بَطن- متضاد (ظاہر اور باطن)

اِثْم - کوتاہی، گناہ (ناپسندیدہ کام)

بَغَی سرکشی، زیادتی، میانہ روی سے بڑھنے کی خواہش- اللہ کی حدود سے سرکشی

وَّاَنۡ تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ‌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ لَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً‌ وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۳۴﴾

وَّاَنۡ تَقُوۡلُوۡا - اور (اس نے حرام کیا) کہ تم لوگ کہو

عَلَى اللّٰهِ - اللہ پر

مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ - وہ جس کا تم لوگ علم نہیں رکھتے

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ - اور ہر ایک امت کیلئے ایک وقت ہے

اَجَل - مقررہ وقت، میعاد

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ - پھر جب آ جائے ان کا وقت

لَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ - (تو) وہ لوگ پیچھے نہیں ہوں گے

(أ خ ر)

اِسْتَأْخَرَ يَسْتَأْخِرُ ، اِسْتِئْخَارًا دیر کرنا، پیچھے ہونا

(X)

سَاعَةً - ایک گھڑی (لمحہ بھر)

وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ - اور نہ ہی آگے ہوں گے

(ق د م)

اِستقدَمَ يَسْتَقْدِمُ ، اِسْتَقْدَامًا آگے ہونا (X)

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

اے محمدؐ، اِن سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں: بے شرمی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی کو شریک کرو جس کے لیے اُس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو کہ وہ حقیقت میں اسی نے فرمائی ہے، ہر قوم کے لیے مہلت کی ایک مدت مقرر ہے، پھر جب کسی قوم کی مدت آن پوری ہوتی ہے تو ایک گھڑی بھر کی تاخیر و تقدیم بھی نہیں ہوتی

Tell them (O Muhammad): 'My Lord has only forbidden indecent acts, whether overt or hidden; all manner of sin; wrongful transgression; and [He has forbidden] that you associate with Allah in His divinity that for which He has sent down no sanction; and that you ascribe to Allah things of which you have no sure knowledge that they are from Him. For every community there is an appointed term; and when its term arrives, they cannot tarry behind a moment, nor can they get ahead.

قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الۡاِثۡمَ وَ الۡبَغۡیَ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَ اَنۡ تُشۡرِکُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا وَّ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۳﴾

اللہ کی حرام ٹھہرائی ہوئی اصل چیزیں

- اس پہلے گزر چکا ہے کہ اہل عرب نے بعض حلال چیزوں کو اپنے رسم و رواج سے حرام ٹھہرا رکھا تھا (جیسے حج کے دنوں میں بکری کا دودھ، گوشت اور گھی کو حرام کر لیتے اور طواف خانہ کعبہ میں کپڑے وغیرہ پہننا)
- اب یہاں بتایا گیا کہ دراصل اللہ نے نے برے اور قبیح کردار، ناپسندیدہ اعمال اور ظلم و ستم کو حرام قرار ٹھہرایا ہے
- اللہ نے کھلی بے حیائی کو ہی نہیں بلکہ پوشیدہ اور درپردہ بے حیائیاں کی باتوں اور کاموں کو بھی حرام ٹھہرایا ہے
- دوسری چیز جس کو حرام کیا گیا۔ اِثم ، یعنی انسان کا اپنے رب کی اطاعت و فرمان برداری میں قدرت و استطاعت کے باوجود کوتاہی کرنا اور اس کی رضا کو پہنچنے میں جان بوجھ کر قصور د کھانا (ان میں کچھ بڑے اور کچھ چھوٹے)
- تیسری چیز جس کو حرام کیا گیا ہے وہ ہے اَلْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ یعنی تعدی اور سر کشی۔اللہ نے ایک مومن کی زندگی میں حدود کھینچ دی ہیں کہ ان حدود سے آگے نہیں بڑھ سکتے، ہر چیز کھا سکتے ہو مگر حرام چیز نہیں کھا سکتے، یہی حال تمام احکام شریعت کا ہے کوئی آدمی یا کوئی قوم اگر حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرنے لگتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حد سے تجاوز کر رہی ہے۔ وہ اطاعت اور بندگی کے عہد کو توڑ رہی ہے یا کوئی قوم کوئی قوم صرف محرمات شرعیہ کا ارتکاب ہی نہ کرے بلکہ قانون سازی کرتے ہوئے سراسر اللہ کے قانون اور احکام کو نظرانداز کر دے یا پالیسی بناتے ہوئے اور منصوبہ بندی کرتے ہوئے قطعاً اس بات کی پروانہ کرے کہ اس بارے میں اللہ کے احکام کیا ہیں؟

قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الۡاِثۡمَ وَ الۡبَغۡیَ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَ اَنۡ تُشۡرِکُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا وَّ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۳﴾

- چوتھی حرام چیز - اللہ کے ساتھ شرک، اللہ کی ذات، صفات اس کے حقوق واختیارات میں کسی کو شریک کرنا
- جس طرح اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ روا نہیں اسی طرح اس کے سوا کسی اور کی غیر مشروط اطاعت اور کسی اور کی محبت سے دل کو آباد کرنا اور کسی اور کی قدرت کو بے پناہ سمجھ کر مرعوب ہو جانا اور بجائے اللہ کو سہارا جاننے کے کسی اور قوت کو اپنا سہارا سمجھ لینا اور بجائے اس کے قانون کو اپنا قانون بنانے کے کسی اور وضع قانون کو اپنا قانون بنانا اور اللہ کے قانونِ شریعت کو ہیچ یا قابل عمل نہ سمجھنا، شرک کی چند وہ مثالیں ہیں جو امت میں دیکھی جا سکتی ہیں
- پانچویں حرام چیز - یہ ہے کہ تم اللہ کے بارے میں کوئی ایسی بات کہو جو تم نہیں جانتے ہو یعنی تم اپنی مرضی سے حلت وحرمت کا فیصلہ کرنے لگو اور اپنی خواہشوں کی پیروی میں بدعتیں ایجاد کر ڈالو اور ہو سکے تو پوری نئی شریعت تصنیف کر ڈالو لیکن دعویٰ یہ کرو کہ یہ سب کچھ ہمیں خدا نے حکم دیا ہے حالانکہ تم اللہ کی جانب سے ایسا کوئی علم نہیں رکھتے
- اللہ کی جانب سے حرام کردہ چیزوں کی تعداد محدود ہے اور ان میں سے ہر ایک (حرمت) کے اثبات کے لیے دلیل و برھان کی ضرورت ہے۔ پاکیزہ رزق وروزی اور زینتیں، محرمات الٰہی (بُرے کردار واعمال وغیرہ) کے دائرے سے خارج ہیں۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

ہر قوم اور امت کی پیدائش وزوال کا وقت ایک دقیق نظام کے مطابق معین ہے

- سابقہ سورت کی طرح اس سورت میں بھی انذار کا مضمون بہت نمایاں، یہ خطاب بھی اسی نفسِ مضون کی طرف
- مہلت کی مدت مقرر کیے جانے کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ ہر قوم کے لیے برسوں اور مہینوں اور دنوں کے لحاظ سے ایک عمر مقرر کی جاتی ہو اور اس عمر کے تمام ہوتے ہی اس قوم کو لازماً ختم کر دیا جاتا ہو
- اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر قوم کو دنیا میں کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے اس کی ایک اخلاقی حد مقرر کردی جاتی ہے، بایں معنی کہ اس کے اعمال میں خیر اور شر کا کم سے کم کتنا تناسب برداشت کیا جاسکتا ہے۔ جب تک ایک قوم کی بری صفات اس کی اچھی صفات کے مقابلہ میں تناسب کی اس آخری حد سے کمتر رہتی ہیں اس وقت تک اسے اس کی تمام برائیوں کے باوجود مہلت دی جاتی رہتی ہے، اور جب وہ اس حد سے گزر جاتی ہیں تو پھر اس بدکار و بد صفات قوم کو مزید کوئی مہلت نہیں دی جاتی
- البتہ افرا کی اجل (مہلت) کا پیمانہ قوموں کی اجل سے مختلف ہوتا ہے، افراد کے پیمانے سالوں، مہینوں، دنوں اور گھنٹوں منٹوں کے حساب سے پورے ہوتے ہیں، جب وہ پورے ہو جاتے ہیں، فرد ختم ہو جاتا ہے
- قوموں کا معاملے میں ان کی اجل ان کے اخلاقی زوال کی آخری حد ہے
- یہاں قریش واہل مکہ کو تنبیہ کہ تمہاری ان تمام شرارتوں کے باوجود اگر تمہاری پکڑ نہیں ہو رہی تو یہ نہ سمجھو کہ پکڑ ہو گی ہی نہیں۔ یہ چھوٹ تمہیں اللہ کے بنائے ہوئے قانون کے تحت مل رہی ہے

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٤﴾

قوموں کا صفحۂ ہستی سے مٹایا جانا ــ قوموں کی اخلاقی حالت سے مشروط

- یہ ایک بہترین آئینہ اور ایک بہترین معیار فراہم کیا ہے قرآن مجید نے
- کوئی قوم کہاں کھڑی ہے، اس کی اخلاقی حالت کا جائزہ لے لیجیئے

قوم کے حکمران، انتظامیہ، سیاست دان، تعلیم یافتہ طبقہ، مذہبی علماء، تاجر، کاشتکار، ملوں اور کارخانوں کے مزدور اور تعلیمی اداروں سے متعلق لوگ ایک ایک شعبہ زندگی کو گہری نظر سے دیکھیں، ان میں اخلاقی توانائی باقی ہے یا دم توڑ رہی ہے اس سے اندازہ لگانے میں دشواری نہیں ہو گی کہ کوئی قوم کہاں کھڑی ہے؟

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ - اے اولاد آدم

اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ - اگر کبھی آئیں تمہارے پاس

أتَى يَأتِي ، إتْيانًا - آنا

رُسُلٌ مِّنْكُمْ - کچھ رسول تم میں سے

قَصَّ يَقُصّ ، قَصًّا
بیان کرنا

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ - بیان کرتے ہوئے تم پر میری آیات کو

اِتَّقی يَتَّقِي ، اِتِّقاءً ، ڈرنا، تقویٰ کرنا (IV)

فَمَنِ اتَّقٰى - تو جو تقویٰ کرے گا

وَاَصْلَحَ - اور اصلاح کرے گا (اپنی)

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - تو کوئی خوف نہیں ہوگا ان پر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ - اور نہ وہ لوگ غم گین ہوں گے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٣٦

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا - اور جنہوں نے جھٹلایا

بِاٰيٰتِنَا - ہماری آیات کو

وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ - اور استکبار کیا ان سے

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ - یہی لوگ آگ والے ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ - اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

اِسْتِکْبار - تکبر، غرور، گھمنڈ

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾

(اور یہ بات اللہ نے آغاز تخلیق ہی میں صاف فرما دی تھی کہ) اے بنی آدم، یاد رکھو، اگر تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنا رہے ہوں، تو جو کوئی نافرمانی سے بچے گا اور اپنے رویہ کی اصلاح کر لے گا اس کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے، اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلہ میں سرکشی برتیں گے وہی اہل دوزخ ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

Children of Adam! If Messengers come to you from amongst yourselves who rehearse to you My signs, then those who shun disobedience and mend their ways shall have nothing to fear, nor shall they grieve.
And those who reject Our revelations as false and turn away from them in arrogance, they shall be the inmates of Hell; and there shall they abide.

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾

دنیا و آخرت میں امان اللہ کی فرمان برداری میں

- یہ اس وعدے کی یاددہانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم اور ان کی ذریت کے لیے اس وقت فرمایا تھا جب آدم کے جنت سے نکالے جانے کا واقعہ پیش آیا ہے (قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ - ہم نے کہا، یہاں سے اترو تم سب، تو اگر آئے تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان پر نہ کوئی اندیشہ طاری ہوگا، نہ ان کو کسی بات کا غم ہوگا)
- یہ اس کرہ ارض پر بنی آدم کے اقتدار اور خلافت کے لیے لازمی شرط بھی تھی، کیونکہ یہ زمین اللہ نے پیدا کی ہے ۔اس میں انسانوں کی زندگی کی ضروریات اس نے پیدا کی ہیں اور اس کے اوپر اقتدار و اختیار اللہ ہی نے انسان کو عطا کیا ہے تاکہ انسان یہاں مناسب رول ادا کرسکے
- اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کردیا کہ جو اس عہد و پیمان پر قائم رہے گا اور اس عہد کے تقاضوں کو پورا کرے گا اسے کوئی رنج و غم اور حزن وملال نہ ہوگا اور جنت الفردوس اور اس کی نعمتوں کا مستحق قرار پائے گا اور جو اس عہد و پیمان سے منحرف ہوجائے گا یعنی انبیاء کی تکذیب کرے گا اور ان کے لائے ہوئے ہدایت و احکام کی تعمیل کی بجائے سرکشی کرکے روگرانی کرے گا وہ دائمی عذاب و عقاب جہنم کا مستوجب قرار پائے گا۔
- اللہ کا تقوی ہی انسان کو گناہوں اور اور فواحش سے دور رکھ سکتا ہے اور اسی کے ذریعے رضائے الٰہی کا حصول ممکن ہے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا

فَمَنْ اَظْلَمُ - تو کون زیادہ ظالم ہے

اَظْلَم - زیادہ ظالم/سب سے بڑا ظالم (افعل التفضیل)

مِمَّنِ افْتَرٰی - اس سے جس نے گھڑا

اِفترٰی يَفْتَرِي ، اِفْتِرَاءً - گھڑنا، بہتان باندھنا (VIII)

عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا - اللہ پر جھوٹ

اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ - یا جھٹلایا اس کی آیات کو

اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ - یہی وہ لوگ ہیں پہنچے گا جن کو

نَالَ يَنَالُ ، نَيْلاً - پہنچنا (پکڑنا، لینا بھی)

(لَن يَنَالَ ٱللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا)

اردو: تناول، نیل مرام (حصولِ مقصد)، بے نیلِ مرام (ناکام)

نَصِيْبُهُمْ - ان کا حصہ

نَصِيب - کسی چیز میں ایک مقرر شدہ حصہ

مِّنَ الْكِتٰبِ - کتاب (لکھے) سے

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ - یہاں تک کہ جب آئیں گے ان کے پاس

رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۳۷

رُسُلُنَا - ہمارے پیامبر (فرشتے)

فرشتوں کے لئے رُسل کا لفظ قرآن میں دوسرے مقامات پر بھی

يَتَوَفَّوْنَهُمْ - ان کی روح قبض کرتے ہوئے

تَوَفَّى يَتَوَفَّى ، تَوَفِّيًا - پورا پورا لینا (روح قبض کرنا) (۷)

قَالُوْٓا اَيْنَ مَا - تو وہ کہیں گے کہاں ہے وہ جن کو

كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ - تم پکارا کرتے تھے

دَعَا يَدْعُوْ ، دَعْوَةً - پکارنا، دعا کرنا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کو چھوڑ کر

قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا - تو وہ کہیں گے، وہ گم ہوگئے ہم سے

وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ - اور گواہی دیں گے اپنے نفس کے خلاف

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ - کہ وہ تھے کفر کرنے والے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى
اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

اُس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جو بالکل جھوٹی باتیں گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرے یا اللہ کی سچی آیات کو جھٹلائے ایسے لوگ اپنے نوشتہ تقدیر کے مطابق اپنا حصہ پاتے رہیں گے، یہاں تک کہ وہ گھڑی آ جائے گی جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے پہنچیں گے اُس وقت وہ اُن سے پوچھیں گے کہ بتاؤ، اب کہاں ہیں تمہارے وہ معبود جن کو تم کو خدا کے بجائے پکارتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ، "سب ہم سے گم ہو گئے" اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ ہم واقعی منکر حق تھے

Who is more unjust then he who invents a falsehood, ascribing it to Allah, or who rejects His revelation as false? Their full portion of God's Decree shall reach them, until Our deputed angels come to them to take charge of their souls, and say: 'Where are the deities now, those whom you invoked besides Allah?' They will say: 'They are all gone away from us.' And they shall bear witness against themselves that they were unbelievers.

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ یَنَالُھُمْ نَصِیْبُھُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتْھُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَھُمْ ۙ قَالُوْٓا اَیْنَ مَا کُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَھِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا کٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾

اللہ پر جھوٹ باندھنے اور اس کی آیات کی تکذیب کا انجام

- مشرکینِ مکہ سے فرمایا جارہا ہے کہ اتنی واضح ہدایات کے بعد بھی جو شخص اللہ پر جھوٹ باندھے یعنی اس کی نازل کردہ ہدایت کو قبول کرنے کی بجائے خود ایک شریعت تصنیف کرے اور پھر اللہ کی طرف اس کو منسوب کرے کہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔ فرمایا تم بتاؤ کہ ایسے شخص یا ایسی قوم سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے؟
- ان لوگوں کی جتنی عمر اُن کے لیے مقرر ہے جو مال و دولت، بیوی اور اولاد ان کی قسمت میں لکھی جاچکی ہے وہ بہر حال ان کو مل کر رہے گی۔
- ان کی موت کے وقت جب فرشتے ان کے پاس آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے بتاؤ وہ تمہارے شرکاء کہاں ہیں اب ہم تمہاری گرفتاری کے لیے آگئے ہیں انھیں آواز دو وہ تمہیں بچائیں؟
- اس وقت غفلت کے سب پردے اٹھ جائیں گے اور حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ وہ جواب دیں گے کہ آج تو اُن کا ہمیں کوئی نام و نشان نہیں مل رہا، صد حیف ! کہ ہم نے کفر میں اپنی زندگی برباد کردی
- وہ اپنے اس اعتراف سے اپنے کفر کی شہادت خود اپنی زبان سے دے دیں گے۔ کسی اور کی گواہی کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔
- اس مضمون کو قرآن مجید میں سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۶، ۱۶۷، سورۃ العنکبوت آیت ۲۵، سورۃ الاحزاب ۶۶ تا ۶۸، سورۃ سبا آیت ۳۲ اور ۳۳ میں بیان کیا گیا ہے

قَالَ ادۡخُلُوۡا فِیۡۤ اُمَمٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ فِی النَّارِ ؕ کُلَّمَا دَخَلَتۡ اُمَّۃٌ لَّعَنَتۡ اُخۡتَہَا ؕ حَتّٰۤی اِذَا ادَّارَکُوۡا فِیۡہَا جَمِیۡعًا ۙ

قَالَ ادۡخُلُوۡا فِیۡۤ اُمَمٍ - وہ (اللہ) کہے گا، داخل ہو جاؤ ایک ایسی جماعتوں میں

اُمم - اُمۃ کی جمع (جماعت، گروہ)، قوم

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ - جو گزر چکی ہیں تم سے پہلے

خَلَا یَخۡلُوۡ ، خُلُوًّا و خَلَاءً - گزرنا، تنہا ہونا

مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ - جنوں میں سے اور انسانوں میں سے

فِی النَّارِ - آگ میں

کُلَّمَا دَخَلَتۡ اُمَّۃٌ - جب کبھی داخل ہوتی ہے کوئی جماعت

لَّعَنَتۡ اُخۡتَہَا - تو لعنت کرتی ہے اپنی بہن (یعنی دوسری جماعت) کو

اُخت - بہن، سہیلی، ہم شکل

حَتّٰۤی اِذَا ادَّارَکُوۡا - یہاں تک کہ جب وہ لوگ آ ملیں گے

تَدَارَكَ یَتَدَارَكُ ، تَدَارُکًا آملنا، اکٹھا ہونا (VI)

اِدَّارَکُوۡ اصل میں تَدَارَکُوۡ ہے تا کو دال میں مد غم کرکے شروع میں ہمزہ لایا گیا

فِیۡہَا جَمِیۡعًا - اس میں سب کے سب

قَالَتۡ اُخۡرٰىهُمۡ لِاُوۡلٰٮهُمۡ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۤءِ اَضَلُّوۡنَا فَاٰتِهِمۡ عَذَابًا ضِعۡفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعۡفٌ وَّلٰـكِنۡ لَّا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۸﴾

قَالَتۡ اُخۡرٰىهُمۡ - تو کہے گی ان کی دوسری (جماعت)

اُخۡرٰی - دوسری، آخری، پچھلی

لِاُوۡلٰٮهُمۡ - اپنی پہلی (جماعت) کے لیے

اُوۡلٰی - اگلی، پہلی

رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۤءِ اَضَلُّوۡنَا - اے ہمارے رب یہ ہیں جنہوں نے گمراہ کیا ہم کو

فَاٰتِهِمۡ - پس تو دے ان کو

عَذَابًا ضِعۡفًا - دوگنا عذاب

ضِعۡف - دوچند، دوگنا

مِّنَ النَّارِ - آگ سے

قَالَ لِكُلٍّ ضِعۡفٌ - وہ (اللہ) کہے گا ہر ایک کے لیے دوگنا ہے

وَّلٰـكِنۡ لَّا تَعۡلَمُوۡنَ - اور لیکن تم لوگ جانتے نہیں

قَالَ ادْخُلُوا فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ
أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا ۙ قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا
ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾

اللہ فرمائے گا جاؤ، تم بھی اسی جہنم میں چلے جاؤ جس میں تم سے پہلے گزرے ہوئے
گروہ جن و انس جا چکے ہیں ہر گروہ جب جہنم میں داخل ہوگا تو اپنے پیش رو گروہ پر
لعنت کرتا ہوا داخل ہوگا، حتیٰ کہ جب سب وہاں جمع ہو جائیں گے تو ہر بعد والا گروہ
پہلے گروہ کے حق میں کہے گا کہ اے رب، یہ لوگ تھے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا لہٰذا
انہیں آگ کا دوہرا عذاب دے جواب میں ارشاد ہوگا، ہر ایک کے لیے دوہرا ہی
عذاب ہے مگر تم جانتے نہیں ہو

Allah will say: 'Enter the fire of Hell and join the nations of jinn and men that have gone before You.' As a nation enters Hill, it will curse the one that went before it, and when all are gathered there, the last of them shall say of the first: 'Our Lord! These are the ones who led us astray. Let their torment be doubled in Hell-Fire.' He will answer: 'Each will have a doubled torment; although you do not know.

قَالَ ادۡخُلُوۡا فِىۡۤ اُمَمٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ فِى النَّارِ‌ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتۡ اُمَّةٌ لَّعَنَتۡ اُخۡتَهَا‌ ؕ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوۡا فِيۡهَا جَمِيۡعًا ۙ قَالَتۡ اُخۡرٰٮهُمۡ لِاُوۡلٰٮهُمۡ
رَبَّنَا هٰٓؤُلَۤاءِ اَضَلُّوۡنَا فَاٰتِهِمۡ عَذَابًا ضِعۡفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعۡفٌ وَّلٰـكِنۡ لَّا تَعۡلَمُوۡنَ‏ ﴿۳۸﴾

جہنم میں ان گروہوں کی آپس میں لعنت بازی کا منظر (پیشواؤں اور پیروؤں کا جھگڑا)

- اس دن یہ صاف اعتراف کریں گے کہ آج ہمارا کوئی مددگار نہیں ہم واقعی آج تک کفر کا ارتکاب کرتے رہے۔ تو اللہ تعالیٰ یہ حکم دیں گے کہ جاؤان گروہوں میں شامل ہو جاؤ جو تمہارے جیسے جرم کی وجہ سے تمہارے جیسے انجام سے دوچار ہونے والے ہیں اور تمہاراانجام یہ ہے کہ تم اگلے اور پچھلے سارے جہنم میں پہنچ جاؤ۔
- جہنم میں وہ ان لوگوں کو دیکھیں گے جو ان کے سیاسی لیڈر، مذہبی رہنما، جھوٹے پیر اور طریقت کے جھوٹے ڈھونگ رچانے والے جو لوگوں کو کہتے تھے کہ احکام شریعت پر عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تمہیں بخشوانے کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔
- لیکن وہاں پہ جا کر جب سب پردے اٹھ جائیں گے، حقیقت سامنے آئی گی تو معلوم ہو گا کہ دنیا میں یہ سب ایک استحصالی طبقہ تھا جنھوں نے عوام میں سے ان سب لوگوں کا استحصال کیا جنہوں نے اللہ کی دی ہوئی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے کام لینا چھوڑ دیا تھا اس استحصالی طبقے کی چکنی چپڑی جھوٹی باتوں کے عوض۔
- دنیا میں انہوں نے جو رشتے قائم کر رکھے تھے وہ سب جھوٹے تھے، استحصال اور مفاد پہ مبنی تھے، نہ صرف یہ رشتے وہاں پہ ختم ہو جائیں گے بلکہ یہ سب ایک دوسرے پر لعنت کریں گے اور ایک دوسرے کے لئے اللہ سے دہرے عذاب کا مطالبہ کریں گے۔ ان کے اس مطالبے کے جواب میں اللہ فرمائے گا تم میں سے اہر ایک کے لئے دہرا عذاب ہے (والعیاذ باللہ)

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ڛ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝٣٨

یہ دہرا عذاب کیوں؟

- انسانوں میں سے ہر گروہ کسی کا سلف ہے (پہلے آنے والے) تو کسی کا خلف (بعد میں آنے والے)
- اگر کسی گروہ کے اسلاف نے اس کے لیے فکر و عمل کی گمراہیوں کا ورثہ چھوڑا تھا تو خود وہ بھی اپنے اخلاف کے لیے ویسا ہی ورثہ چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوا۔ اگر ایک گرہ کے گمراہ ہونے کی کچھ ذمہ داری اس کے اسلاف پر عائد ہوتی ہے تو اس کے اخلاف کی گمراہی کا اچھا خاصا بار خود اس پر بھی عائد ہوتا ہے۔ اسی بنا پر فرمایا کہ ہر ایک کے لیے دوہرا عذاب ہے۔ ایک عذاب خود گمراہی اختیار کرنے کا اور دوسرا عذاب دوسروں کو گمراہ کرنے کا۔ ایک سزا اپنے جرائم کی اور دوسری سزا دوسروں کے جرائم پیشگی کی میراث چھوڑ آنے کی۔
- اس کی وضاحت اس حدیثِ مبارکہ میں جس میں آپؐ نے فرمایا ....وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا تُرْضِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا جس نے کسی نئی گمراہی کا آغاز کیا جو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک ناپسندیدہ ہو، تو اس پر ان سب لوگوں کے گناہ کی ذمہ داری عائد ہوگی جنہوں نے اس کے نکالے ہوئے طریقہ پر عمل کیا، بغیر اس کے کہ خود ان عمل کرنے والوں کی ذمہ داری میں کوئی کمی ہو (جامع ترمذی)
- آپ ﷺ اللہ سے یہ دعا مانگا کرتے تھے " اَللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ " اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ کروں، یا گمراہ کیا جاؤں، میں خود پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، میں خود ظلم کروں یا کسی کے ظلم کا شکار بنایا جاؤں، میں خود جہالت کروں، یا مجھ سے جہالت کی جائے

وَقَالَتۡ أُولَٰهُمۡ لِأُخۡرَىٰهُمۡ فَمَا كَانَ لَكُمۡ عَلَيۡنَا مِن فَضۡلٍ فَذُوقُواْ ٱلۡعَذَابَ بِمَا كُنتُمۡ تَكۡسِبُونَ ۝٣٩

وَقَالَتۡ - اور کہے گی

أُولَٰهُمۡ لِأُخۡرَىٰهُمۡ - ان کی پہلی اپنی دوسری سے

فَمَا كَانَ - پس نہیں تھی

لَكُمۡ عَلَيۡنَا - تمہارے لیے ہم پر

مِن فَضۡلٍ - کسی قسم کی کوئی فضیلت

فَذُوقُواْ ٱلۡعَذَابَ - تو چکھو عذاب کو

بِمَا كُنتُمۡ تَكۡسِبُونَ - بسبب اس کے جو تم لوگ کمائی کرتے تھے

وَقَالَتْ أُولٰىهُمْ لِأُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٣٩﴾

اور پہلا گروہ دوسرے گروہ سے کہے گا کہ (اگر ہم قابل الزام تھے) تو تم کو ہم پر
کونسی فضیلت حاصل تھی، اب اپنی کمائی کے نتیجہ میں عذاب کا مزا چکھو

Then the preceding ones will say to the succeeding ones: 'You were in no way superior to us; taste, then, this torment for your deeds.

محمد اقبال

وَقَالَتْ أُولٰىهُمْ لِأُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾

پیشواؤں (leaders) کا اپنے پیروؤں (followers) کو جواب

- دوزخ میں پڑے وہ گرو اپنے چیلوں سے کہیں گے کہ تمہارے اس مطالبے سے تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ ہم تم برابر ہی ہوئے۔ پھر تم کو ہمارے خلاف اس شکایت سے کیا ملا؟
- ہمارے اور تمہارے جرم کی نوعیت میں فرق نہیں کیونکہ اگر ہم تمہیں گمراہی کی طرف بلانے کے مجرم ہیں تو تم اس کو قبول کرنے کے مجرم ہو۔ تمہارے پاس عقل تھی۔ آسمانی کتاب تھی۔ اس کو سمجھانے والے تھے۔ حق کی طرف دعوت دینے والے تھے۔ انھیں چھوڑ کر جو تم ہمارے ساتھ ہو لیے۔ سچی دعوت کو رد کرکے جو جھوٹی دعوت قبول کی۔ راہ راست سے منہ موڑ کر غلط راستے پر جو تم چل نکلے تھے۔ کیا یہ تمہارا قصور نہ تھا؟
- تم کو ہم پر جرم کی کمی میں کوئی برتری حاصل نہیں ہے کہ ہمارا عذاب دگنا ہو اور تمہارا نہ ہو بلکہ ہم دونوں اس جرم میں برابر شریک ہیں۔ لہٰذا تم کو کوئی بڑائی ایسی حاصل نہیں ہے کہ تمہارا عذاب کم ہو اور ہمارا عذاب دگنا ہو۔ لہٰذا تم بھی دگنا عذاب چکھ لو
- اس طرح وہ بڑے گرو اپنے چیلوں کی تذلیل کریں گے اور ان کی تذلیل سے وہ خوش ہوں گے جنکی حمایت و ہمدردی کے وہ دم بھرا کرتے تھے
- قرآن میں جن متعدد مقامات پر یہ مضمون آیا ہے ان سب کا تالیفی مطالعہ اس مضمون کو سمجھنے میں بہت مددگار

اضافی مواد

Reference Material

آیات 33 - 39

رکوع 4

- اللہ نے جو بھی پاکیزہ رزق اور زیب وزینت کی اشیاء بنائی ہیں وہ ہر گز حرام نہیں ہیں، شرط یہ ہے کہ انھیں حلال طریقہ سے حاصل کیا جائے اور ان سے شریعت کے مطابق استفادہ کیا جائے
- اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے بے حیائی کو خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ، گناہ کے کاموں کو، سرکشی کو، شرک کو اور اللہ پر جھوٹ باندھنے کو
- اللہ تعالیٰ اس وقت قوموں کو ہلاک کرتا ہے جب وہ اللہ کی مقرر کردہ اخلاقی حدود کو پامال کرکے مجموعی طور پر سرکشی پر اتر آتی ہیں
- اس دنیا میں اندھے اور بہرے بن کر جھوٹے پیشواؤں (leaders) کی پیروی کرنے والے جہنم میں ان پیشواؤں پر لعنت کریں گے اور یہ دونوں فریق ایک دوسرے کے لئے دہرے عذاب کی استدعا کریں گے